McGill University Library
3 103 153 134 T

ISLAMIC
DS480.45
A45
1900z

MG3 .A3971p
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
33068
★
McGILL
UNIVERSITY

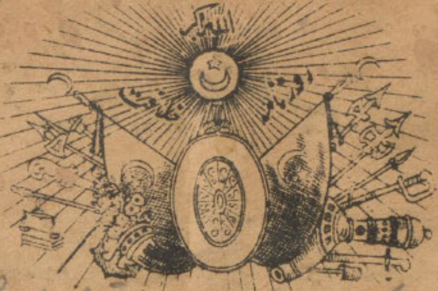

اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

رفوے زخم سے مطلب ہے لذت زخم سوزن کی
سمجھیو مت کہ پاس درد سے دیوانہ غافل ہے

پیغام عمل

یعنی

جمعیۃ خلافۃ کا تعمیری پروگرام

از

مولانا شوکت علی صاحب

صدر جمعیۃ مرکزیہ خلافۃ ہند

MG3
A3971P

کیا خلافت کا کچھ کام اب بھی باقی ہے

مین چاہتا ہون اور یہ بحد ضروری بھی ہے کہ ایک مرتبہ اپنے خیالات سینٹرل خلافت کمیٹی کے فیصلہ کی نسبت ذرا تفصیل سے لکھون۔ مضمون روکھا پھیکا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بہت ضروری اور اہم ہے۔ میری درخواست ہے کہ سمجھدار اصحاب اس کو غور سے پڑھین تاکہ آیندہ کام مین آسانی ہو اور غلط فہمیون کے ہجوم سے ہم لوگ بچ جائین۔

تمام مسلمانون کو اس بات کی شکایت تھی کہ خلفائے راشدین کے بعد رفتہ رفتہ سلطنت کا رنگ خلافت مین آگیا۔ علمائے کرام سے بھی یہی سنا گیا کہ اصلی معنون مین یہ خلافت نہ تھی اس لئے ہمارا مصمم ارادہ پکا ارادہ تھا کہ جس وقت خدا نے ہماری کوششون کو کامیابی عطا فرمائی۔ اسی وقت اس کو خلافت حقہ بنائین گے۔ یعنی خلیفہ کا انتخاب تمام دنیا کے مسلمانون کی منتخب جماعت کے ذریعہ سے کیا جائیگا۔ اسلامی دنیا کے نائبون کی مجلس شوریٰ خلیفۃ الرسول کے پاس موجود ہوگی اور علاوہ ایک سب سے بڑی طاقت کے تمام دنیا کی دیگر مسلمان قوتین اور عام مسلمین خلافت کے معین و مددگار رہون گے۔ اور اگر خدا کا فضل شامل حال رہا تو مسلمان اس درجہ قوی ہون گے کہ دشمن ان کو تباہ و برباد نہ کر سکین گے۔ یہ ہمارا خیال تھا اور آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اسلئے اگر دشمنان اسلام کی ان ٹھگ سازشون سے متاثر ہو کر کچھ ناسمجھ لوگ اس قسم کا خیال ظاہر کرین کہ خلافت کا اب کیا کام باقی ہے تو رنج تو ضرور ہوتا ہے مگر بہت زیادہ نہین۔ لیکن اگر یہی سوال ایک بہادر سمجھدار اور ایمان والا مسلمان ہم سے کرے تو سوائے اسکے کہ ہم روئین اور اپنی مصیبت پر افسوس کرین اور کیا ہو سکتا ہے۔ مگر رونے دھونے اور آہ و بکا سے غلطی کی درستی نہین ہو سکتی - اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بتا دین

کہ خلافت کو کیا کرنا ہے اور آیندہ خلافت کا کیا پروگرام ہے اور یہ بھی لگو گشت و خون اسوقت بند ہوگیا ہے مگر خلافت کا کام سب باقی ہے۔ یہ مُنھ کا نوالہ نہین۔ سب سے بڑا کام تو مسلمانون کو مرد بنانا ہے تاکہ تھوڑی تھوڑی ناکامیون پر مضمحل نہ ہوجائین اور کام نہ چھوڑ دین۔ سب سے بڑھکر جو روگ ہمارے جسم قومی مین آگیا ہے وہ نامردی اور مایوسی کا ہے۔ مسلمان کے لئے مایوسی کفر ہے لاتقنطوا من رحمة الله۔ اسلئے ہم صاف کہتے ہین کہ باوجود اسکے کہ ہمارے دلون مین غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی عظمت، عزت اور محبّت تھی اور ہے۔ ترکی جمہوریت اور ساری ترکی قوم کو سچے طریقہ سے آزاد دیکھنے کے ہم متمنی ہین۔ پھر بھی ہم یہ کہنے کو طیار ہین کہ اون کا فیصلہ نعوذ باللہ نص قرآن نہین ہے۔ جو کچھ گذشتہ مارچ مین خلافت کی نسبت انہون نے کیا وہ گھبراہٹ اور غلطی پر مبنی تھا اور انشاءاللہ اپنی غلطی پر متنبہ ہوکر وہ خود ہی اسکی تصحیح کرین گے۔ یورپ کی زہریلی صحبت اور تعلیم نے بعض سربرآوردہ لوگون کے ایمانون مین غالبًا خلل ڈالا تھا۔ جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانون مین۔ خدا کا شکر ہے اور یہ ایک اسلام کا معجزہ ہے کہ ہم تو پھر غلط راستہ سے لوٹ کر اسلام کے سچّے راستہ پر آگئے۔ خلافت کے لئے جدّوجہد کرنے کے واسطے کمر ہمّت باندھ لی۔ ٢ برس لگین یا ١٠ برس لگین یا پچاس برس لگین سچے باخبر مسلمانون کا فرض ہے کہ خلافت عظمیٰ کو سچی خلافت بنائین تاکہ اسلام کی جڑ مضبوط ہو اور دشمن اسکی طرف آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھ سکے۔ اس کی تکمیل کے لئے مناسب کارروائی یہ سوچی گئی ہے کہ ہمارا باوقار وفد انگورہ اور قسطنطینہ جائے اور ترکی بھائیون سے گفتگو کرے۔ خدا کا شکر ہے کہ دنیائے اسلام نے ان چند ہی مہینون مین ہماری آواز پر لبیک کہا اور مصر، افغانستان، شام، ایران، نجد، یمن اور خود حجاز نے ہم کو یقین دلایا کہ وہ ہندوستان کے مسلمانون کے دوش بہ دوش ہوکر خلافت عظمیٰ کو قایم کرنے کے لئے کھڑے ہونگے۔ خود ہمارے ترک بھائیون مین یہ آثار پائے جاتے ہین کہ انکی

33068

آنکھین اب روشن ہوگئین اور ان کو اندازہ ہونے لگا کہ گذشتہ مارچ کا فیصلہ صحیح نہ تھا۔ ہماری خلافت کمیٹی کی بے نوضانہ کوششین ضرور اپنا اثر دکھائین گی جب ہمارا وفد انگورہ اور قسطنطنیہ جاکر تمام ترک بھائیون سے گفتگو کرے گا اور اون کو سمجھائے گا کہ خدا کی دی ہوئی بڑی نعمت یعنی اسلام کی بیداری کو تم مٹانا چاہتے ہو۔ برسون کے خواب کے بعد مسلمانان عالم حوادث کے تھپیڑے کھاکر اب بیدار ہوئے تھے اور شرمندہ تھے کہ ان کی بے حسی اور بعض اوقات خلاف اسلام حرکات اور دشمنان اسلام کی امداد سے اسلام کی جڑ اوںھون نے ہی کھوکھلی کی تھی۔ اب وہ تائب ہوکر دامے درمے قدمے سخنے جانے خلافت کی خدمت کے لئے طیار ہوئے تو آپ نے خلافت اور خلیفۃ المسلمین کے متعلق ایسا غلط فیصلہ کیا کہ تمام دنیا مین رسوائی ہوگئی۔

انشاءاللہ وہ وقت قریب ہے کہ دنیائے اسلام اپنے اپنے ملک میں جہان اور ٹیکس اور محصول ادا کرتی ہے وہان آمدنیون پر اور زمین کے لگان کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ کا ٹیکس بڑھاکر کروڑہا روپیہ سے رسول اکرم صلعم کی خلافت کو مضبوط کریگی قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔ ہماری پائی فی روپیہ سے اتنا وصول ہوجائیگا کہ جو سلطنت خلیفۃ الرسول کے ساتھ وابستہ ہوگی وہ دنیا مین مالامال ہوجائیگی اور اس کی قوت و اقتدار میں اضافہ ہوگا۔

ایک طرف تو خلافت کے اس کام کو مستحکم کرنا ہے گویا کہ اس اسلامی خلافت کی ازسرنو بنا ڈالنا ہے۔ دوسرے عربوں میں سچا اتحاد پیدا کرنا ہے حجاز۔ یمن۔ نجد۔ عراق شام۔ سوریا فلسطین۔ مصر۔ مراکش۔ طرابلس، ٹونس تمام عرب قومون کو متحد کرکے اسلام کی سچی خدمات پر آمادہ کرنا ہے۔ جزیرۃ العرب کو کفار کے اقتدار سے باہر نکالنا ہے یہ کام تو ہمکو بیرونِ ملک کے لئے کرنا تھے اور ہین۔ گذشتہ چار سال میں ہماری

ساری توجہ اس بیرونی کام کی طرف تھی ۔ کیونکہ خود خلافت خطرے میں تھی ۔ کفار کے مقابلہ سے ذرا نجات ملی تھی کہ پارلیمنٹ کے فیصلہ نے ایک صدمہ پہونچایا مگر اس کا تصفیہ زیادہ مشکل نہ تھا یہ بھائی بھائی کا معاملہ ہے غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور ہمارے ترک بھائی ہماری اخوت کے بھروسہ پر ہمیں دبا سکتے ہیں اسی اخوت اور محبت و دلسوزی کے بھروسہ پر ہم انھیں دبا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی داد و فریاد کو سنینگے اور توجہ کرینگے ۔ اس لئے انشاءاللہ ہمارے وفد کی کامیابی ضرور ہوگی ترکی قوم میں بہت بڑی جماعت خلافت کی حامی موجود ہے ہم ان سب میں آپسمیں ملاپ کرائینگے جس سے ایک طرف تو عظمت و اقتدار اور دوسری طرف اندرونی انتظام حکومت جمہور کی ماتحتی میں اعلیٰ و برتر ہو کر ترکوں کی ترقی کا باعث ہو ۔ خدا کی مدد سے ترکوں کی شجاعت اور تمام دنیائے اسلام کی ہمدردی و مدد نے اپنا اثر دکھایا اور قتل و غارتگری بند ہوئی ۔ خلافت بیرونی

خطرہ سے بچگئی ۔ اب لازم ہوا کہ اول ہندوستان میں ہم اپنی انتظامی قوت سے کام لیکر وہ کام کامیابی سے کر کے دکھا دیں جو بحیثیت نائب و معین خلیفۃ الرسول ہر خلافت کے حامی کو کرنا ہوتا ہے ۔ یعنی دین مقدس کی حفاظت مسجدوں کو آباد کرانا ۔ مسلمانوں کی تعلیم عام کرانا ۔ بچوں اور بیواؤں کی پرورش کا انتظام کرنا ۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی حالت کو سنبھالنا ان کو جائز امداد دیکر کاروباری بنانا ۔ زکواۃ کا جمع کرنا ۔ اوقاف کا اچھا انتظام کرنا ۔ شراب خواری زناکاری کو روکنا ۔ غرضکہ خلیفہ کی طرف سے وہ کام کرنا جو اسلام کے لئے مفید و بہتر ہو ۔ ان سب باتوں کو جانکر کون کہہ سکتا ہے کہ خلافت کا کام ختم ہوا ۔ خلافت کے کام کرنے کا تو اب وقت آیا ہے ۔

ہماری خلافت کمیٹی نے خدا کا شکر ہے جو کام بیرون ملک کیا اس کی تمام دنیائے اسلام شہادت دیتی ہے اگر کام میں کچھ غلطیاں یا خرابیاں ہوئیں (اور دنیا میں کونسا کام ہے جسمیں خرابی اور غلطی نہیں ہوتی) ہم نے اس کی تصیح کی اور اب جو وقت آیا

تو اندرون ملک میں بھی جو خلافت کا کام تھا اُس کو ہمت و استقلال سے کام لے کر اپنے ہاتھ میں لیا۔ خلیفۃ الرسول امیر المومنین کی نیابت کی مستحق جمعیۃ الخلافت ہی ہے جسمیں ہر طبقہ کی نیابت موجود ہے علمائے کرام۔ متمول حضرات۔ سیاست دان امیر غریب ہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں اس لئے میں ادب سے اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرونگا کہ تم نے اسلام کی خدمت کے لئے بہت کچھ تکالیف برداشت کیں ملک کی آزادی کی جدوجہد میں تمھارا نمایاں حصّہ تھا مالی قربانی اپنی حیثیت سے زیادہ کی جیل خانوں کے بھرنے میں تمھاری تعداد کم نہ تھی اب وقت آگیا ہے کہ اپنی خوش انتظامی کا ثبوت دو اور تحریک کو اس طرح انتظام کے ساتھ چلاؤ کہ ہر طبقہ کا مسلمان اس کار خیر میں شریک ہوسکے اور شریک ہوکر اسلام کی عزت اور برتری کا باعث ہو اور خود اپنے لئے دین و دنیا کی عزت حاصل کرے ایک منٹ کے لئے ہم نے اپنے خلافت کے پہلے کام کو نہیں چھوڑا ہے اور نہ اصول سے غفلت کی ہے آج بھی ہم دشمنان خلافت کا مقابلہ اسی بہادری اور ہمت سے کرینگے بلکہ دن دُگنی اور رات چوگنی ہمت کے ساتھ کیونکہ اس نئے اندرون ملک میں ہمارا نظام درست ہوگا اور آٹھ کروڑ مسلمان ایک اسلام کی لڑی میں ایک حیثیت سے شامل ہونگے۔

جمعیۃ خلافت کو آئندہ کیا کرنا ہے

مجلسِ عاملہ خلافت کے گذشتہ مئی کے اجلاس منعقدہ بمبئی میں اول مرتبہ باقاعدہ اندرونی ملک کے اسلامی اور ضروری کاموں کو ہاتھ میں لینے کا تذکرہ ہوا، اس سے پیشتر حکیم اجمل خان صاحب، ڈاکٹر انصاری صاحب اور دیگر حضرات نے بھی میرے دہلی کے طویل قیام میں ان میں سے بعض شعبوں کا ذکر کیا تھا۔ اور مئی کے اجلاس مذکورہ میں مزید کافی بحث و مباحثہ و مشورہ کے بعد مجھکو حکم ملا تھا کہ اس نئے پروگرام کے متعلق ایک بیان

اخبارات مین شائع کردون تاکہ مرکزی خلافت کمیٹی کے ممبرون اور دیگر مسلمانون کو ان اہم امور پر غور کرنے کا موقع ملے۔ چنانچہ ایک طویل بیان ماتھران سے تمام انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہوا۔ اور بعد کو ۲۴-۲۵ر جون کے سنٹرل خلافت کمیٹی کے اجلاس میں باقاعدہ بجویز پیش ہوئی۔ ڈاکٹر کچلو کے پیش کردہ پروگرام مین خود انہون نے اور مولانا ابوالکلام صاحب نے مناسب ترمیم و اضافہ کرکے اس کو جلسہ میں پیش کیا اور بعد بحث ومباحثہ کے حسب ذیل پروگرام پاس ہوا۔

(۱) قوم کی تمام سیاسی و دیگر سرگرمیون و نیز خلافت کمیٹیوں کی ترتیب و تنظیم و نگرانی ایسے افراد کے سپرد کی جائے جو اس کام کے لیے حتی الوسع اپنا وقت دین۔

(۲) مسلم رضاکار جماعت ہر شہر، قصبہ، ضلع اور گاؤن مین از سر نو قائم کی جائے اور اسکا تعلق جمعیۃ مرکزیہ خلافت سے ہوگا۔

(۳) مساجد میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب جاری کئے جائیں اور جمعہ اور جماعت کی تنظیم کے متعلق مجلس خلافت کوشش کرے۔

(۴) نائٹ اسکول قائم کئے جائیں جنکے ذریعہ سے عوام مین نوشت و خواند عام طور پر ہو جائے۔

(۵) مسلمانوں کی اقتصادی حالت کی درستی کے لئے ایسی تعلیم گاہوں کا قیام ہو جہان مختلف پیشون، صنعتون اور حرفتون کی تعلیم دیجائے۔

(۶) اسلامی اوقاف کی نگرانی کا کام بھی خلافت کمیٹی اپنے ہاتھ مین لے اور ہر مسلم کے گھر سے مستقل چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۷) رقوم صدقات و زکواۃ بذریعہ جمعیت خلافت جمع کی جائیں اور ان کا مصرف وہی ہو جسکے لئے وہ مخصوص ہوں۔

(۸) قوم کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مسلم بنک اور کواپریٹو سوسائٹی قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا یہ جلسہ جمعیت العلما سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ماہرین اقتصادیات سے حالات دریافت کرنیکے بعد شرعی نقطۂ نظر سے اظہار رائے فرمائے

(۹) قومی پنچائتین قائم کی جائیں اور مقدمات کو روکنے کی کوششین عمل مین لائی جائین

(۱۰) مسلمانون میں کھدر کی ترویج کے لئے سرگرم کوشش کی جائے۔

(۱۱) مسلم بیوگان کی نگرانی اور یتامیٰ کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

(۱۲) مندرجہ بالا پروگرام کی تعمیل کے لئے ایک عام فنڈ قائم کیا جائے جس کا دسوان (۱/۱۰) حصہ بطور محفوظ فنڈ کے رہے یہ مکمل پروگرام مجلس عاملہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس کی عملی تدابیر پر غور کرنے کے بعد کل یا بعض اہم واقعات پر عمل کرنے کے لئے ماتحت خلافت کمیٹیوں کو فوراً ہدایات جاری کرے۔ یہ بھی ہدایت دی گئی کہ سلسلہ تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ملک کی دوسری مذہبی' قومی و ملکی ذمہ دار جماعتوں سے اس قسم کا سمجھوتہ کرلیا جائے جس سے مناسب تقسیم کار ہو جائے اور ہر جماعت ایک دوسرے کے کام میں حارج و مزاحم نہ ہو۔

مجلس عاملہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جمعیت العلما۔ جمعیت مرکزیہ تبلیغ اسلام اور مسلم لیگ سے خط وکتابت کرکے کسی نتیجہ پر پہنچے۔ چنانچہ ان ہدایات کے مطابق ۱۹، ۲۰ جولائی کو مجلس عاملہ کا جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس مین کافی غور و بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ حسب ذیل کام ہاتھ مین لئے جائیں۔

الف۔ موپلا یتامیٰ و بیوگاں کی تعلیم و پرورش و تربیت کا انتظام۔

ب۔ رضاکارون کی جماعت کا باقاعدہ قیام

ج۔ خلافت کمیٹیوں کا از سر نو زندہ کرنا تاکہ وہ صحیح معنون مین کارکن جماعتین ہوں

د۔ مساجد میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب اور نائٹ اسکولوں کا قیام

س۔ مساجد کی مرمت و تعمیر اور نماز جمعہ و جماعت کا انتظام۔

ط۔ نصاب تعلیم کی تیاری۔ باہمی تنازعات و مناقشات کے طے کرنے کے واسطے قومی پنچائتین۔

ان تمام تنظیمی کامون کو انجام دینے اور قومی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے واسطے

سرمایہ فراہم کرنے کے لئے تمام دکانوں سے ماہوار چندہ وصول کرنا زکوٰۃ اور صدقات کی وصولی کا انتظام اور دوشنبہ فنڈ کا افتتاح منظور ہوا۔

یہی ہے وہ اضافہ جو جمعیت خلافت نے اپنے گذشتہ کام میں کیا ہے یعنی خلافت کے استحکام کی جدوجہد کو صرف جاری ہی نہیں رکھنا بلکہ اس کو مزید قوت کے ساتھ کامیابی کے درجہ تک بڑھانا اور جب تک تخلیۂ جزیرۃ العرب نہ ہو ایک منٹ کے لئے بھی اس سے بے فکر نہ بیٹھنا۔ حکومت ہند سے ہماری عدم تشدد کی لڑائی انشاء اللہ گزشتہ سے بھی کہیں بڑے پیمانہ پر ہوگی کیونکہ ہمارا انتظام درست ہو جانے کی وجہ سے ہماری قوت مین عظیم الشان اضافہ ہوگا۔

بعض احباب نیک نیتی سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ سب کام اہم اور ضروری ہیں مگر ان کا خلافت سے کیا تعلق اور ہماری جدوجہد مین ان سے کونسا فائدہ ہوگا۔ اگر یہ حضرات پروگرام پر غور کرینگے تو تمام حال خود ان پر کھل جائیگا۔ خلافت کمیٹیاں جو ضروریات کے لحاظ سے نہایت سرعت کے ساتھ قائم کی گئی تھیں اون کو زندہ اور مضبوط کرنے کی جدوجہد سے تو کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا۔ رضاکارون کی جماعت ہر شہر قصبہ اور گاؤن مین قائم کرنا ضروری ہے تاکہ تعمیری کام ہمارے پرجوش والنٹیرون کی مدد سے بحسن وخوبی تکمیل پائین اس کی نسبت بھی زیادہ کہنا فضول ہے۔ یہ والنٹیر ہمارے ہاتھ پاؤن ہونگے اور بغیر انکے کامیابی محال ہے۔ ہمارے لاکھون یتیم بچے کافی یتیم خانون کے نہ ہونے کی وجہ سے اوارہ پھرتے ہیں اور بڑھکر بجائے تقویت ہماری قوم کی خرابی اور بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت اور پرورش مسلمانون مین نئی روح پھونک دے گی اور اللہ کے نیک اور باکار بندون میں ایک مفید اور زبردست اضافہ ہوگا۔ کیا ہمارے اس کام سے خلافت کو استحکام نہ ہوگا۔ یہ تو وہی کام ہیں جو ہمارے خلیفہ پر فرض تھے۔ خلفائے راشدین یہی کام کرتے تھے جسکے بھروسہ پر لاکھون مسلم جانباز گھربار کو مسلمانون کی

سپرد کر کے ہنستے کھیلتے دین متین کی حفاظت کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روے زمین پر پھیلجاتے تھے اور دنیا میں اسلام کا نام روشن کرتے تھے کیا ہمارے کام کرنے والے اگر آج اون کو طمینان نصیب ہو تو قرون اولی کی یاد تازہ نہیں کر دین گے ہم نے گذشتہ تین چار برس سے بیشتر ہندوستان میں جو غلامون کا ملک ہے یہ نظارہ نہیں دیکھا تھا کہ خلافت کی برائے نام اور حقیر امداد کے بھروسہ ہزارون جیلون مین ہنستے چلے گئے ؟ ہمارے آزمودہ کام کرنے والے میرے پاس آتے ہیں اور آج بھی ہر قسم کی خدمات کے لئے تیار ہین - جو خیال اون کو تکلیف دیتا ہے وہ صرف یہ ہوتا ہے کہ ان کے اہل وعیال کا اون کے پیچھے کیا حشر ہوگا - کیا کام کرنے والون اور عام مسلمین کے یتیموں اور بیوگان کی پرورش کے معقول قومی انتظام سے ہمارے اسلام کے کام کرنیوالے فدائیون میں اضافہ نہ ہوگا - کیا مسجدون کے ابتدائی مکاتب کے ذریعہ سے لاکھوں بلکہ کرورون بچے بچیان سچے اور پکے مسلمان ہوکر اسلام اور خلافت کے سچے جانباز سپاہی اور کارپرداز نہ ہونگے - اس پر زیادہ لکھنے کو میرا دل قبول نہیں کرتا - میں اپنی کمزوری کو قبول کرتا ہون کہ میرے تخیل اور دماغ میں بڑی بڑی تجویزیں آتی ہیں اور آناً فاناً اوس کے ساتھ ہی جزئیات کا خیال بھی پیدا ہوجاتا ہے - موٹی موٹی باتیں تو چند الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں مگر جو جزئیات پر مجھ سے فضول بحث مباحثہ کرتا ہے اس سے گھبراکر ناراض ہوجاتا ہون - یہ واقعی میرا قصور ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے بھائیوں نے بھی کم ہمتی اور مایوسی سے اپنے دماغوں کو کمزور بنالیا ہے کہ جبتک کسی تحریک کو کامیاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں کامیابی کا یقین نہیں ہوتا - مثلاً خدام کعبہ کا ذکر کرتا ہون جو میرے خیال میں موجودہ تحریک خلافت کی بانی اور مورث اعلیٰ ہے ۲۳ ممبرون سے ۶ مئی ۱۹۱۳ء کو لکھنؤ میں قائم ہوئی - جس کا سرمایہ ۲۳ روپیہ تھا اور سو روپیہ مولانا عبد الباری صاحب قبلہ سے قرض لئے گئے تھے جو چند دنوں میں واپس کر دئے ایک سال میں بیس ہزار ممبر ہوگئے تھے مسلم یونیورسٹی میں اوّل اوّل دس لاکھ جمع کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا - خدا کے بھروسہ پر کھڑے ہوگئے اور

ایکسال میں ۵ء۳ لاکھ روپیہ وصول کیا - خود خلافت کے سرمایہ میں ایک پنجاب کے رئیس نے
گمنام رہکر اول رقم دو ہزار کی میرے ہاتھ میں امرتسر میں اسوقت دی تھی جب کہ ہم بیتول
کے جیل سے چھوٹ کر امرتسر گئے اور وہاں خلافت کانفرنس کی صدارت کرنا پڑی - میں
ان معاملات میں تجربہ رکھتا ہوں - اگر سب اہل ہمت مسلمان کمربستہ ہوکر میرے ساتھ
کھڑے ہو جائیں تو انشاءاللہ ایکسال میں معلوم ہو جائیگا کہ ہماری قومی ترقی کا پارہ کتنے
درجہ بلند ہوگیا ہے تمام دینی اور دنیوی تحریکیں زندہ ہو جائینگی - سب سے اول تو اس موجودہ
کم ہمتی اور مایوسی کو دور کرنا ہے رقابت کا وقت نہیں - تمام مفید جمعتیں اس بے حسی
اور کم ہمتی کی وجہ سے بیکار پڑی ہیں - جمعیۃ خلافت جس میں ہندوستان کے ہر طبقے کے
افراد ہیں اور جسکی حالت بفضلہ تعالے آج بھی سب سے اچھی ہے اس بے حسی تھکن
مایوسی کو دور کرنا چاہتی ہے اگر سب کام کرنے والوں کی فوری توجہ ہوئی تو چند ماہ میں آپ سب
دیکھ لیجئے گا کہ ہندوستان کی کیا سے کیا حالت ہوئی اور ہمارے گذشتہ پروگرام سے
کونسا نقصان پہونچا - ہندوستان کی موجودہ حکومت کو مجبور کرنے اور مجبور کرکے تخلیہ
جزیرۃ العرب اور سوراج حاصل کرنے کا اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ تمام ملک میں
عام طور سے قانون شکنی ہو اور محصولات کا دینا بند کردیا جائے - ہمارے نئے پروگرام
کی ہر دفعہ (میں دعوے سے کہتا ہوں) اس کام کی معین اور بڑھانے والی ہے - بجائے
چند بڑے چندہ دینے والوں کے لاکھوں کے پاس جانا ہوگا - لاکھوں کو بیدار کرنا ہے
جو کامیابی کے لئے لازمی ہے میں احباب سے دریافت کرونگا کہ ذرا مدات پر علیحدہ علیحدہ
غور کریں تو سب کی سب ایک اسلامی لڑی کو مضبوط اور وابستہ کرنے والی ملینگی رہا یہ
کہنا کہ انجمنیں ہماری مخالفت کرینگی کیونکہ ہم ان کی کمائی میں ہارج ہونگے - جو یتیم خانے
مثل یتیم خانہ حمایت اسلام لاہور اور بہت سے یتیم خانے جو خوش انتظامی سے
چلائے جاتے ہیں بجائے ان کے مقابلہ کے ہم تو ان کی ترقی کا باعث ہونگے - ہم ان
کو امداد مالی دینگے تاکہ وہ اور اچھا کام کریں - جہاں مدرسہ اور یتیم خانہ موجود ہے - وہاں

ہم کیوں نیا قائم کریں گے۔ بلکہ اسی پُرانے کو ترقی دلوائینگے۔ اوس کی ہر طرح مدد کرینگے تصادم کا خیال وہم ہے یہ کام کرنے والوں پر موقوف ہے۔ مجھکو امید ہے کہ کم از کم جمعیۃ خلافت پر تو کوئی الزام اس بارہ میں نہیں آتا۔ ہم نے ہر اسلامی کام کرنے والی جماعت کی مدد کی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی مدد کرینگے۔ میں خود صلح اور امن کا خواہش مند ہوں۔ جو ہندو مسلم اتحاد کا سچے دل سے حامی ہوگا۔ وہ کسی طرح ایک مسلمان کو دوسرے سے لڑانے کا سبب نہ ہوگا۔ میں تو آج بدقسمتی سے کچھ آثار بدمزگی کے دیکھتا ہوں اپنے کو مٹاکر دوستوں پر (جو ہر طبقہ میں ہیں) زور ڈالکر بھائی بھائی بناؤنگا۔ اور انشاء اللہ پھر اس اسلامی چمن کو سارے ملک کے سامنے لہلہاتا ہوا دکھاؤنگا ؎

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑدوں

یہ محبت کا پیارا سبق مجھکو میرے پیارے مذہب نے سکھایا ہے ادفع بالتی ھی احسن اور اسلام کے حقیقی اور خطرناک دشمن کے سامنے تو انشاء اللہ کبھی مجھکو کوئی نرم اور کمزور نہ پائیگا۔

پڑا فلک کو کبھی دلجلوں سے کام نہیں
جلاکے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مجوزہ تنظیم اور موسسات موجودہ

جب سے جمیعت خلافت نے تنظیم کا پروگرام قوم کے سامنے پیش کیا ہے مختلف حلقوں میں مختلف صورتوں سے اس پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کہیں خوشگوار توقعات ہیں تو کسی جگہ شکوک و شبہات بھی ہیں۔ اگرچہ من حیث القوم مسلمانان ہند اس پروگرام پر اظہار اطمینان کر رہے ہیں۔ لیکن اگر چند حلقوں سے اس پروگرام پر شکوک و شبہات کا اظہار ہو رہا ہے تو یہ کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے ہر صحیح الخیال انسان کو ابتدا ہی میں یہ حقیقت واضح تھی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اگر کوئی وسیع اور مستقل پروگرام تنظیم کے متعلق پیش کیا

گیا۔ تو بعض صادق النیت اور فدائے اسلام حضرات بھی ایسے نکلینگے جو یکایک اس تجویز کے تمام پہلوون کو قبول نہین کرینگے۔ بلکہ انہین ہمخیال بناتے اور تنظیم کے عملی پہلو ذہن نشین کرانے کے لئے تقریر و تحریر کے متعدد مراحل طے کرنے پڑینگے۔ لہذا آج اگر بعض حلقون سے تنظیم اسلامی کی تجویز پر نکتہ چینی کے الفاظ ہمارے کانون مین پڑتے ہین تو ہمارا یہ منصب نہین ہے کہ انہین اعدائے اسلام کی نکتہ چینی کہکر نظرانداز کر دین۔ یا نااہل اور خودغرض لوگون کے اعتراضات سمجھ کر حقارت آمیز خاموشی سے ان کا جواب دین۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ الفاظ سے اور عمل سے اس تنظیم کے تمام پہلوون کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کرین۔ اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن مین "خلافت" کے کالمون مین ہر ایک پہلو پر بحث کرتا رہتا ہون۔ اور دیگر قابل حضرات بھی ان مسائل پر مبسوط مضامین ضبط تحریر مین لا رہے ہین۔ جناب عبد المجید صاحب خواجہ شیخ الجامعہ نیشنل یونیورسٹی تنظیم کے تعلیمی پہلو پر مضامین لکھ رہے ہین۔ اور مولانا محمد علی صاحب دیگر مسائل پر تفصیلی بحث کرینگے۔

آج کی بحث مین میرے پیش نظر بعض حضرات کا یہ اعتراض ہے کہ اگر جمعیۃ خلافت نے تمام ہندوستان کے معاملات کی تنظیم شروع کی تو ہر شہر و قصبہ کے وہ تمام حضرات مخالفت کرینگے جو مختلف یتیم خانون، اوقاف، مدارس، مساجد وغیرہ کا انتظام کر رہے ہین۔ میرے خیال مین اس اعتراض کی وجہ یہ غلط فہمی ہے کہ تنظیم اسلامی مین جمعیۃ خلافت کا کوئی جارحانہ مقصد مضمر ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھ بیٹھے ہین کہ تمام موجودہ متولیون اور مہتممون سے مؤسسات دینیہ کو چھین کر جمعیت خلافت اپنا قبضہ قایم کر دیگی۔ یہ ایک ایسی خطرناک غلط فہمی ہے جس کا ازالہ جلد سے جلد مناسب ہے جو لوگ ایسے خیالات کو دماغ مین جگہہ دیتے ہین وہ جمعیۃ خلافت کے ساتھ صریح ناانصافی کر رہے ہین۔ تنظیم اسلامی کا مقصد ہرگز یہ نہین ہے۔ کہ موجودہ متولیون اور منتظمون سے مقابلہ کرے جمعیۃ خلافت ہر مقام پر یہ ہی کوشش کریگی کہ موجودہ منتظمین کے اشتراک عمل سے اسلامی کام ہو بلکہ ہر شہر و قصبہ مین وہان کی موجودہ مجالس و مؤسسات کے منتظمین کو ان کے مذہبی کام مین حتی الامکان امداد پہونچائی جائے۔ سیکڑون مقامات

پر یتیم خانے قایم ہین اور ان کی ضرورت بھی ہے مگر کسی نہ کسی وجہ سے کامیاب نہین ہین، ہزارون مقامات پر مسجدین ہین مگر زبان حال سے مسلمانون کی بے توجہی کی شکایت کر رہی ہین۔ ہزارون مدارس قایم ہین مگر کافی امداد بغیر دم توڑ رہے ہین، ہزارون مدارس ایسے ہین کہ سرمایہ کافی ہے مگر نظام تعلیم خراب ہونے کی وجہ سے اونکا عدم وجود برابر ہے بعض مقامات پر مسلمانو نپر ناگہانی آفت ومصیبت آتی ہے، بعض مقامات پر انکے لئے خاص اصلاح کی جد وجہد کی ضرورت ہوتی ہے، بعض دیہات مین تعمیر مساجد کی ضرورت پیش آتی ہے اسیطرح کی ہزارون ضروریات ہے جو بغیر کسی وسیع تنظیم کے پوری نہین ہو سکتین۔ مالابار بھائیون کی دردناک مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر اسوقت تنظیم کا پروگرام عملی حیثیت سے مکمل ہو گیا ہوتا۔ تو فوراً مرکزی دفتر سے دو چار سو والنیٹر، سامان رسد اور اسباب نقل وحرکت علاقہ ملیبار مین پہونچائے جا سکتے تھے۔ لیکن چونکہ مسلمانان ہند اس وقت منتظم حالت مین نہین ہین ان کا شیرازہ پریشان ہے، ان کی قوتین منتشر ہین لہذا ان کے قلوب مین مالابار بھائیون کے لئے خواہ کسی قدر بھی درد ہو مگر وہ قرار واقعی امداد نہین پہنچا سکتے اگر اس وقت پچاس لاکھ روپیہ بھی اوس بھادر ستم زدہ قوم کے لئے جمع کر دین جب بھی اتنی امداد ان کو نہین پہونچ سکتی جتنی تنظیم کے بعد چند لاکھ مین پہونچ سکتی ہے غیر منتظم اور منتظم امداد مین زمین وآسمان کا فرق ہے ہزارون تنکے علیحدہ علیحدہ چار انچ زمین کو بھی صاف نہین کر سکتے مگر چالیس پچاس کو بھی ایک بندھن مین جمع کر کے استعمال کیا جائے تو ایک میدان کو صاف کر سکتے ہین۔ مالابون کی مثال سبق آموز ہے اگر جمعیت خلافت نہ ہوتی تو کتنی مشکل واقع ہوتی جب تک باہمت اور قابل اعتماد آدمی انکی امداد کیلئے کھڑے ہوتے اور پبلک سے چندے کی اپیل کرتے اوس وقت تک مصیبت کا طوفان اکثر اوقات سر سے گذر جاتا۔ اور متعدد برادران اسلام قوم کی سست رفتاری پر یہ کہتے ہوئے جان بحق تسلیم ہو جاتے۔

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

اسوقت تو یہ غنیمت تھا کہ جمیعت خلافت کا نظام مکمل تھا۔ اس لئے عین وقت پر برادران مالابار
کی ایک حد تک امداد ہوگئی اور ہو رہی ہے مگر اس امداد کی مقدار اس بہادر قوم کے مصائب
کے سامنے ہیچ ہے۔ قرار واقعی امداد تو اسوقت ہو سکتی تھی جبکہ مسلمانون کی تنظیم اس قدر مکمل
ہوتی کہ ہفتہ عشرہ مین ہی مالابار بھائیون کے لئے قیام و طعام کا انتظام ہو جاتا، بیمارون کے
لئے ہسپتال قایم ہو جاتے۔ اور دیگر شعبہ جات زندگی مین ایسی امداد اونکو پہونچتی کہ اسلامی
اخوت و برادری کا صحیح عملی نقشہ اون آنکھون مین پھر جاتا اور وہ اسلام کی حقیقی برکات کا تجربہ
کر لیتے۔ غرض اسی قسم کے سیکڑون کام ہین جو آئے دن پیش آتے رہتے ہین ان سب کے
انتظام کے لئے تنظیم کی تجویز پیش کی گئی ہے اس کا مقصد دیگر اصحاب کے مفاد و اغراض
کو زک پہنچانا نہین ہے بلکہ اس کے خلاف اسلامی ہند کے تمام اجزاء کو مضبوط و منتظم
کر کے مسلمان ہند کی ایک مستقل و پائدار طاقت قایم کر دینا ہے جسے بر وقت ضرورت
ہر کام مین استعمال کیا جا سکتا ہے امید ہے کہ ان الفاظ کے بعد یہ غلط فہمی باقی نہ رہے گی
کہ مجوزہ تنظیم کا مقصد موجودہ متولیون او مہتممون کے مقابلہ مین کوئی مخالفانہ کیمپ قایم کرنا ہے
تنظیم کا مقصد اصلاح ہے اور وہ بھی پیار و محبت سے اغیار سے ترک موالات یا مقابلہ مین
اسوقت کامیابی ممکن ہے جبکہ آپس مین اتفاق اور محبت ہو۔

تنظیم رضاکاران

تحریک خلافت و کانگریس کی گذشتہ تاریخ میں رضاکاران کی خدمات اس قدر
نمایاں اور اہم رہی ہیں کہ احیائے تحریک کے وقت بھی ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا
حیات ملی کا کونسا شعبہ ہے جو اون کی امداد سے بے نیاز ہے، تنظیمی پروگرام کی کونسی مد ہے
جو امداد رضاکاران کی محتاج نہیں، ترقی ملت کا کونسا مرحلہ ہے جو رضاکاروں کے بغیر

طے ہوسکتا ہے، مساجد مجالس میں اون کی ضرورت ہے استقبال اور جلوس کے وقت ان کا وجود ناگزیر باہمی تنازعات ومناقشات کے وقت ان کی اہمیت مسلّم لہذا مسلمانان ہند کا نظام اسی وقت مکمل اور کامیاب ہوسکتا ہے جب کہ ملک کے نوجوان جوق درجوق آگے بڑھیں اور ہر شہر اور قصبہ میں رضاکاروں کی جمعیتیں قائم ہوجائیں۔ نظم ونسق، ترتیب وانتظام قومی ترقی کے ابتدائی مراحل ہوا کرتے ہیں لیکن یہ مرحلے اوسی وقت

خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہوسکتے ہیں جب کہ ایک قومی فوج خاص قواعد و ضوابط کے ماتحت رہنمایان ملت کے اشارے پر کام کرنے کو طیار ہو ظاہر ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں اس منتظم فوج کے لئے جبر وتشدد یا جنگ وجدال کا کوئی پروگرام پیش نظر نہیں ہوسکتا۔

لہذا یہ غلط فہمی ابتدا ہی میں رفع کردینی مناسب ہے۔ جمعیۃ رضاکاران کے قیام میں کوئی جارحانہ مقصد مضمر نہیں ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان کا وجود مسلمانان ہند کی مذہبی، سیاسی، اور اجتماعی قوت میں چار چاند لگادیگا۔ اسلامی ہند کا اثر واقتدار دوبالا ہوجائیگا اور مسلمانوں کے لئے ایک ایسی قوت محفوظ پیدا ہوجائیگی جسے وقت و حالات کے لحاظ سے ہر مناسب موقع پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تنظیم کے جدید پروگرام کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان موجودہ غیر منتظم کمزور حالت کو خیرباد کہکر ایک زبردست طاقت ہوجائیں تاکہ آئندہ ان کے ہر کام میں ایک زندہ اور مترقی قوم کا جلوہ نظر آئے اور موجودہ بے ترتیبی وبدنظمی سے اغیار کو مضحکہ خیزی کا موقع نہ حاصل ہو۔

MOONIS BOOK DEPOT
Sotha Street,
Badaun. U. P. (INDIA).

883/ع

'Alī, Shawkat
Author
Payghām-i 'aml
Title
MG3 .A397